روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۲۹ | ایڈیٹر: نسیم سیفی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۶ اخاء ۱۳۷۰ہش، ۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۳

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو ایسے زہروں سے بچالیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السّلام کی یا آسمانی کتابوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے دیکھو۔ آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نُور ہے، لیکن وُہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دُوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ نور دُوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اُس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرّد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریق مقرر کیا ہے اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۸۲)

"زبان سے دعویٰ کرنا کہ مَیں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے، آسان ہے لیکن خدا تعالےٰ دیکھتا ہے کہ وُہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزلِ مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب انسان کچھ دین کا اور کچھ دنیا کا ہوتا ہے۔ آخر کار دین سے الگ ہو کر دُنیا ہی کا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان ربّانی نظر سے مذہب کو تلاش کرے تو تفرقہ کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے۔ مگر نہیں۔ یہاں مقصود اور غرض یہ ہوتی ہے کہ میری بات رہ جائے۔ دو آدمی اگر بات کرتے ہیں، تو ہر ایک اُن میں سے یہی چاہتا ہے کہ دُوسرے کو گرا دے۔ اس وقت تو چیونٹی کی طرح تعصّب، ہٹ دھرمی اور ضد کی بلائیں لگی ہوئی ہیں۔ غرض مَیں آپ کو کہاں تک سمجھاؤں بات۔ بہت باریک ہے اور دُنیا اس سے بے خبر ہے اور یہ صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳)

خدا کرے ہماری زندگیاں ہمیشہ معطّر رہیں

"اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بنائے کہ ہماری عبادات کو اپنے ذکر سے بھر دے اور ایسے ذکر سے بھر دے کہ جس سے ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمیشہ معطّر رہیں۔ ہمارے وجود خدا کی ذات سے لذت پانے والے ہوں۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۴ اکتوبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جولائی ۱۹۹۱ء بمقام ٹورانٹو۔ کینیڈا پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور نے قرآنی دعاؤں کا مضمون جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس سے قبل مَیں نے منعم علیہ گروہ کی دعاؤں کا ذکر کیا تھا لیکن قرآن کریم نے عبرت دلانے کے لئے دوسرے گروہ یعنی مغضوب اور ضالین کی دعاؤں کو بھی محفوظ کیا ہے ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے تاکہ ہماری دعائیں ان لوگوں جیسی نہ ہو جائیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا یا جو گمراہ ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مغضوب اور ضالین کی دعائیں کرنے والوں کا سربراہ شیطان ہے اور شیطان کی اس فطرت کو اللہ نے قرآن کریم میں خوب کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایسی باتوں کا علم ہونے سے ہماری دعاؤں میں حقیقی حسن پیدا ہوگا اور ہماری دعاؤں کی قبولیت میں نئی جِلا پیدا ہو گی۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ سیّدہ رشیدہ خاتون صاحبہ طویل علالت کے بعد مؤرخہ ۴ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ اسی روز بیت اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا محمد الدین صاحب ناز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین شام کو نماز مغرب کے بعد بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ جہاں مکرم محمد اسلم صاحب منگلا نے دعا کرائی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اولاد کو مالی قربانی سے روکنا اسے قتل کرنا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"قرآن کریم فرماتا ہے کہ اپنی اولاد کو اموال کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ اس کا عام طور پر مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے اور وہ بھی درست ہے کہ اس لئے برتھ کنٹرول نہ کرو۔ اس لئے خاندانی منصوبہ بندی نہ کرو کہ تم لوگ غریب ہو جاؤ گے۔ قوم کی جو مجموعی اقتصادی حالت ہے وہ اس بڑھتی ہوئی آبادی کو برداشت نہیں کر سکے گی اور کھانے والے منہ زیادہ ہو جائیں گے اور روٹی کھانے کے لئے زیادہ میسر نہیں ہو گی یا یوں کہنا چاہیئے کہ کھانے والے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ر اخاء ۱۳۷۰ ہش ۶ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

ایمانِ کامل اور گناہ سے تنفّر

جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا موجود ہے ۔ اور خدا ہر بات پر قادر ہے اور خدا برائی اور بدی (گناہ) کو ناپسند کرتا ہے اور وہ جزا اور سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے ۔ اس شخص سے کبھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ گناہ سے لاپرواہی برتے گا ۔ وہ گناہ سے متنفّر ہوگا اور گناہ کے قریب بھی جانے کی کوشش نہیں کرے گا ۔ البتہ چونکہ انسان کی فطرت کمزور ہے اور وہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر بیٹھتا ہے جو وہ کرنا نہیں چاہتا ۔ یعنی ان کے نہ کرنے پر اسے قدرت حاصل نہیں ہوتی ۔ یہ بالکل اور بات ہے ۔ یہ ایسی بے اختیاری ہے کہ جس سے بچنا اس کے لئے مشکل ہے ۔ گناہ تو یہ ہوگا لیکن غیر ارادی ۔ اور اسی لئے اس کی سزا بھی کم ہوگی ۔

ہم میں سے ہر شخص ۔ سوائے اس کے جس کی فطرت مسخ ہو چکی ہو ۔ اچھی زندگی بسر کرنی چاہتا ہے ۔ نیک کام کرنا چاہتا ہے اور کسی طرح بھی اپنی زندگی کو داغدار نہیں بنانا چاہتا ۔ نسخہ اس کا یہ ہے کہ انسان ایمان پیدا کرے اور اپنے ایمان کو کمال کے درجہ تک لے جائے یعنی کامل ایمان پیدا کرے ۔ چیزوں کا ادراک ہی انسان کو کچھ کرنے یا باز رہنے کا باعث بنتا ہے ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

"یہ بات کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد طبیعت گناہ سے متنفّر ہو جاتی ہے ۔ یہ بات آسانی اور صفائی سے سمجھ میں آسکتی ہے ۔ دیکھو سنکھیا ہے یا اور زہریں ہیں یا بعض زہریلے جانور ہیں انسان اُن سے کیوں ڈرتا ہے ؟ صرف اس لئے کہ تجربہ نے بتا دیا ہے کہ اس درجہ پر یہ زہر ہلاک کر دیتے ہیں ۔ بہتوں کو زہر کھا کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے اسی لئے طبیعت اس طرف نہیں جا سکتی بلکہ ڈرتی ہے ۔ جبکہ یہ بات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قسم قسم کے گناہ سرزد ہوتے ہیں ۔"

پس بہتر زندگی بسر کرنے کے لئے ۔ گناہ سے متنفّر ہو کر اسے ترک کرنے کے لئے اور نیکیوں کی طرف اپنا میلان بڑھانے کے لئے سب سے پہلی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ایمان پیدا کرے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں اور اس کی پسند اور ناپسند کو اپنے سامنے لائے اور ہمیشہ سامنے ہی رکھے کبھی ان سے غافل نہ ہو کیونکہ جب بھی غافل ہوگا گناہ اسے آدبوچے گا اور اس کی نیکیوں کی سفید چادر پر دھبے اور داغ نظر آنے لگیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا ادراک عطا فرمائے اور ہمیں ایمانِ کامل سے نوازے ۔

آرزوؤں کو دعا کا روپ دے دیتا ہوں میں
اپنی کشتی ریت کے صحراؤں میں کھینتا ہوں میں
گو کئی باتیں ہیں جو آتی نہیں ادراک میں
جو سمجھتا ہوں وہی مفہوم لے لیتا ہوں میں

ابوالاقبال

گلشن میں بہار آئے گی

جب وہ آئے گا تو گلشن میں بہار آئے گی
مسکرائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

پھر اسی شاخِ نشیمن پہ بصد عز و وقار
چہچہائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

پھر مرے صحنِ گلستاں میں وہی سروِ بلند
لہلہائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دلوں کے فانوس
جگمگائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

کھلکھلاتے ہوئے ہونٹوں سے دلوں کے غنچے
کھلکھلائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

غم نہ کر حالتِ گلشن پہ کہ وہ جانِ بہار
لوٹ آئے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

اُن لبوں پر ہے سبھی رنگِ چمن رنگِ بہار
لب ہلائے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

ایک حالت پہ زمانہ نہیں رہتا اکبر
وقت آئے گا تو گلشن میں بہار آئے گی

اکبر حمیدی

سچّائی کو اپنا شیوہ بنائیں

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں :-

"سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی (ترقی ۔ ناقل) میں ممد ہو اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں جو احمدیت کی (ترقی ۔ ناقل) میں روک بنے ۔ سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے ۔ آجکل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں یہ بات ان کی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے سچائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون۔ سین

جاپان میں متوقع زلزلہ

اب نہ صرف یہ اندازہ لگانے کی کوششیں کامیاب ہو جاتی ہیں کہ کب اور کہاں زلزلہ آئے گا بلکہ یہ بھی قبل از وقت اندازہ لگا لیا جاتا ہے کہ کس زلزلے کی شدت سے کتنے لوگ ہلاک ہونگے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ آئندہ چند سالوں میں جاپان میں ایک زلزلہ آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں ۹۰ ہزار افراد ہلاک ہوں گے اور ایک لاکھ سینتالیس ہزار زخمی۔ یہ اندازے ٹوکیو ہی کی حکومت کے اہل کاروں نے لگائے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ زلزلہ ریکٹر سکیل پر RICHTER ۷،۹ ہوگا اور یہ اس زلزلے کے برابر ہوگا جو ۱۹۲۳ء میں آیا تھا اور اس کے ذریعے ۱/۳ ٹوکیو تباہ ہو گیا تھا اور ایک لاکھ افراد ہلاک ہو گئے تھے بعض ماہرین کا خیال ہے کہ بڑے زلزلے ستر سے سو سال کے وقفہ کے بعد آتے ہیں اور ٹوکیو میں ۱۹۲۳ء کے بعد کوئی بڑا زلزلہ نہیں آیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کسی سرد دن شام کے ۶ بجے یہ زلزلہ آئے گا۔ جو لوگ ہلاک ہوں گے ان میں سے ۹۵ فی صد لوگ آگ سے جل کر ہلاک ہوں گے ۱۹۲۳ء میں بھی لوگوں کی ہلاکت کا بڑا سبب یہی تھا۔ جہاں تک زخمی ہونے والوں کا تعلق ہے جاپان کے دارالخلافہ میں ایک لاکھ سینتالیس ہزار سڑسٹھ افراد کے زخمی ہونے کا امکان ہے اس دارالخلافہ کی کل آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ زلزلہ کے نتیجے میں ۳۲۔ لاکھ افراد اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے اور بیس لاکھ افراد پناہ گاہوں میں پناہ لے سکیں گے۔ ایک لاکھ پچیس ہزار گھر مسمار ہو جائیں گے اور ان میں ۸۷ فی صد ایسے ہوں گے جن کی گیس کی فراہمی بند ہو جائے گی اور ۲۵ء فی صدی کی بجلی۔ کہا جاتا ہے کہ شائد شہر کا ۱/۴ حصّہ آگ سے جل جائے گا۔ جس ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے اس میں وہ لوگ شامل نہیں کئے گئے جو ریلوے ٹرین کے حادثوں میں اس وقت ہلاک ہوں گے۔ نہ ہی وہ لوگ شمار کئے گئے ہیں جو گیس کے ٹینک پھٹنے سے حادثے کا شکار ہوں گے۔ حالانکہ ان ذرائع سے بھی بہت زیادہ تباہی کا امکان ہے یہ اعداد و شمار اور یہ کیفیت حکومت کو اس بات پر آمادہ کرے گی کہ وہ شہری زندگی کے طور طریق کو بدلنے کی کوشش کرے اور جب زلزلہ آئے تو انہیں معلوم ہو کہ انہوں نے کہاں اور کس طرح پناہ لینی ہے۔

مراکش کے شاہ حسن اور صدر بش

مراکش کے شاہ حسن نے امریکہ کے دورے کے دوران صدر بش سے جو ابتدائی بات کی تھی۔ اسکے مطابق مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے امن کانفرنس کا ہونا ایک لازمی بات ہے دونوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اسرائیل کو امن کے حصول کے لئے اپنے مقبوضہ علاقے واپس کرنے پڑیں گے۔ اگرچہ یہی وہ بات ہے جسکی اسرائیل انتہائی طور پر مخالفت کرتا ہے۔ اس گفتگو کے دوران صدر بش نے کہا کہ امریکہ مستقل طور پر امن کے لئے کوشش جاری رکھے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ہم محسوس کرتے ہیں کہ اسرائیل اور عرب لوگوں کے درمیان بات چیت کا موقعہ آگیا ہے۔ اور اسی سے ایک مکمل امن کا خاکہ سامنے آتا ہے۔ اس سے اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر ۲۴۲ اور ۳۳۸ پوری ہوتی ہیں اور ان کا اصل مقصد یہی ہے کہ امن حاصل کرنے کے لئے مقبوضہ علاقے واپس کئے جائیں۔ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق اسرائیل نے جن عرب علاقوں پر ۱۹۶۶ء میں قبضہ کر لیا تھا۔ وہ واپس کرنے ہوں گے۔ آج کل بظاہر یہ معلوم دیتا ہے کہ اسرائیل اور واشنگٹن کے آپس کے تعلقات بہت خوشگوار نہیں ہیں۔ اور اسکی زیادہ تر وجہ سامنے آتی ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ اسرائیل علاقے واپس کر دے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تعمیل کرے۔ جب کہ اسرائیل اس بات کی سخت مخالفت کرتا ہے۔

غانا اور پاکستان

غانا میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر نے بتایا ہے کہ پاکستان اور غانا کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔ غیر وابستہ ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ہونے والی ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ اس کانفرنس سے قبل اس معاہدے کا ڈرافٹ پاکستان بھیج دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے معاہدے جن کے ذریعے سرمایہ کاری کی جائے اور جن میں اقتصادی تعاون نمایاں طور نظر آئے بھی کئے جانے چاہئیں۔ تاکہ تجارت اور اقتصادی رشتے زیادہ مضبوط ہوں۔ ہائی کمشنر صاحب نے کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور غانا نیشنل چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے متعلق کہا کہ یہ دونوں آپس میں تعاون کا معاہدہ کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف معاہدہ کرنا کافی نہیں ہوگا۔ دونوں ممالک کے تاجروں کو ایک دوسرے کے ملک میں جا کر خود معلوم کرنا چاہیئے کہ کس طرح اور کس حد تک تعاون کیا جا سکتا ہے۔ صنعتی نمائشوں اور میلوں میں شرکت کا انتظام کرتے ہیں لیکن اس سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور غانا کے آپس میں تعلقات بہت اچھے ہیں۔ لیکن ان کو مزید اسطرح بڑھایا جا سکتا ہے کہ آپس میں اقتصادی تعاون کو عملی شکل دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں بعض اقدامات کئے بھی جا چکے ہیں۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ اچھے نتائج سامنے آئیں گے پاکستانی اشیاء کا غانا برآمد کرنا ان کے خیال میں خاصا مفید ثابت ہو سکتا ہے اس میں کپڑا صنعت کاری کی چیزیں لیمپ اور ٹریکٹر ایسی چیزیں ہیں جن کی غانا ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اسکے علاوہ ڈیفنس کے لئے بھی بعض اشیاء غانا بھیجی جا سکتی ہیں۔ اگر دونوں ملکوں کا وزارتی کمیشن قائم ہو جائے تو یہ ساری باتیں خاصی آسان ہو جاتی ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کی گفتگو

یہ تو کسی صورت بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اسرائیل اب امریکہ سے بھی زیادہ طاقت ور ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسرائیل اب امریکہ کی بعض پالیسیوں کی مخالفت کا اظہار کرنے لگا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ امریکہ اور اسرائیل کی کوئی ایسی کھیل ہو جس سے وہ عربوں کو یا ساری دنیا کو دھوکا دے رہے ہوں یعنی اندرون خانہ تو دونوں ہی ایک طرح سوچتے ہوں اور ایک ہی طرح عمل کرنے کے اپنے آپ کو پابند سمجھیں اور بظاہر طور پہ ایک دوسرے کی مخالفت کریں۔ کون کہہ سکتا ہے اصل بات کیا ہے۔

اسرائیل نے حال ہی میں امریکہ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس کے اعلیٰ حکام جنہوں نے گذشتہ ایام فلسطینیوں کے رہنماؤں فیصل الحسینی اور حنان اشراوی سے گفت و شنید کی ہے ان کے ساتھ مزید گفت و شنید بند کی جائے کیونکہ ان دونوں نے الجیریا میں فلسطینی قومی کونسل میں شرکت کی تھی۔ یہ بات ایک اخبار آرٹیز HAARETZ نے بتائی ہے۔

اسرائیل کا موقف یہ ہے کہ امن کے قیام کے لئے جس کانفرنس کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں پی۔ ایل۔ او کو کوئی کردار ادا کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور وہ کہتے ہیں کہ الحسینی اور اشراوی سے گفت و شنید کرنا گویا کہ پی۔ ایل۔ او ہی سے گفت و شنید کرنا ہے اور یہ وہ بات ہے جو امریکہ اور اسرائیل کے درمیان افہام و تفہیم کے بعد مسترد کی جا چکی ہے ایک اور اخبار نے اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ اگر یہ گفت و شنید جاری رہی تو امن کے قیام کے سلسلے میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں انہیں دھچکا پہنچے گا۔ اس اخبار نے اسرائیلی سفارتکاروں کے اس خط کا حوالہ دیا ہے جو انہوں نے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر کو بھیجا ہے۔ اخبار کے مطابق اس گفتگو کو ختم ہونا چاہیئے تاکہ اسرائیل کو یہ یقین دہانی کرائی جا سکے کہ پی۔ ایل۔ او امن گفتگو میں شامل نہیں ہو سکے گا۔ اسرائیلی قانون کے مطابق پی۔ ایل۔ او سے تعلق قائم کرنا خلاف قانون ہے۔ کیونکہ اسرائیلی حکام کا خیال ہے کہ پی۔ ایل۔ او ایک تشدد پسند گروہ ہے۔ الحسینی اور حنان اشراوی کے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت جس تصویر کے متعلق کچھ کہنا مقصود ہے وہ لیگوس میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کے ایک جلسہ سالانہ کی سٹیج کی تصویر ہے۔ جلسہ سالانہ کے اس سیشن کی صدارت بیرسٹر اے۔ آر۔ بکری نے کی۔ جبکہ ان کے دائیں ہاتھ ان کے والد محترم احمدیہ جماعت نائیجیریا کے صدر مسٹر ایس۔ او۔ بکری تشریف فرما ہیں اور ان کے بائیں جانب آنریبل ایم۔ اے تانی ممبر آف دی ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز (پارلیمنٹ)۔

مسٹر اے۔ آر۔ بکری کی بائیں جانب خاکسار اور مسٹر ایم۔ او۔ انی بابا نمایاں نظر آتے ہیں۔

بیرسٹر بکری نے جب سکول کی تعلیم سے فراغت حاصل کی تو لینڈز ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت اختیار کر لی۔ انہیں دنوں حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالےٰ ہمیشہ ان سے راضی رہے۔ کا خاکسار کو ارشاد ملا کہ اپنی جماعت کے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی کوشش کی جائے غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکول بھی کھولا گیا تھا چنانچہ دو نوجوانوں کو اس احمدیہ سیکنڈری سکول میں داخلے کے لئے غانا بھجوایا گیا جن میں سے ایک تو اپنی بیماری کی وجہ سے تعلیم مکمل نہ کر سکے۔ لیکن دوسرے مسٹر ابی اولا جو مسٹر اے۔ ایے۔ ابی اولا کے صاحبزادہ ہیں نے تعلیم مکمل کی اور فارن سروس میں ملازم ہو جانے کے بعد کئی ممالک میں نائیجیریا کے سفیر بھی رہے۔

بیرسٹر بکری نے جب لینڈز ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت اختیار کی تو میں نے ان کے والد محترم کو یہ مشورہ دیا کہ اس محکمہ میں بھی ہو سکتا ہے کہ ترقی کے مواقع موجود ہوں لیکن میری خواہش ہے اور جماعت کی ضرورت ہے کہ مسٹر بکری کو قانون کی تعلیم دلوائی جائے اگرچہ مسٹر ایس۔ او۔ بکری بنک میں ایک اچھے عہدے پر فائز تھے لیکن وہ یقیناً اپنے بیٹے کی ساری تعلیم کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

چونکہ حضور کا ارشاد تھا کہ نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی جائے۔ اس لئے مسٹر ایس۔ او۔ بکری سے خاکسار نے حتی الامکان امداد کا وعدہ کر کے مسٹر اے۔ آر۔ بکری کو انگلستان بھجوا دیا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسٹر بکری جو ایک ہونہار۔ ذہین اور مخلص نوجوان تھے۔ وقت مقررہ میں اپنا کورس پورا کر کے واپس آ گئے اور واپس آ کر آپ نے عدالت میں پریکٹس شروع کر دی مسٹر بکری نے جو تعاون جماعت کو دیا اسے جماعت کبھی فراموش نہیں کر سکتی جب بھی کسی ایسے معاملے میں جماعت کو مدد کی ضرورت پیش آتی تھی جس میں ایک وکیل ہی کام آ سکتا ہے تو مسٹر بکری بغیر کسی معاوضہ کے جماعت کی بھرپور مدد کرتے تھے۔ خاص طور پر ان دنوں دستور کی رجسٹریشن کا کام پیش نظر تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں مسٹر بکری نے ہر ممکن تعاون پیش کیا اور جماعت نے ان کی خدمات سے بہت فائدہ اٹھایا۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ججی کے عہدے پر فائز فرما دیا اور اس صورت میں بھی جہاں تک ان سے ممکن ہو سکا انہوں نے جماعت کی مدد کی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے علاوہ باقی سارا وقت جماعت ہی کو دیتے رہے جلسہ سالانہ کے اس سیشن کی صدارت کرتے ہوئے آپ نے جو اختتامی خطاب فرمایا اس میں خاص طور پر دو باتوں کی طرف متوجہ کیا۔ ایک تو خلوص سے خدمت خلق کی طرف کہ یہی وہ بات ہے جس سے ہم اپنی افادیت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ خدمت ایک ایسی چیز ہے جس کے لینے سے کوئی انکار بھی نہیں کرتا اور جو ہمیشہ یاد بھی رکھی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے جماعت کے نوجوانوں کو خاص طور پر اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ وہ نہ صرف جماعت کی اور جماعت کے اراکین کی خدمت کریں بلکہ خدمت انسانیت کا بیڑا اٹھائیں اور کسی کا مذہب چاہے کچھ ہی ہو وہ اس کی خدمت کریں۔ انہیں اس بات کا احساس تھا کہ حضرت امام جماعت (الثانی) نے بارہا فرمایا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا یہ مطلب نہیں کہ ان نوجوانوں نے صرف احمدیہ جماعت کی خدمت کرنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو انسانیت کی خدمت پر مامور ہیں۔ انہیں کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے اس پر ان کا (محترم بکری صاحب کا) اپنا بھی عمل تھا اور اسی کی طرف انہوں نے جماعت کے نوجوانوں اور بڑوں کو بھی توجہ دلائی ان کا اپنا نمونہ جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک مشعلِ راہ تھا کہ باوجود اس کے کہ وہ پہلے بیرسٹر کی حیثیت سے وکالت کرتے رہے اور اس کے بعد جج بن گئے لیکن انہوں نے جماعت کی خدمت اور انسانیت کی خدمت کو ہمیشہ اپنا مطمح نظر رکھا۔ دراصل یہ بات انہیں اپنے والد محترم مسٹر ایس۔ او۔ بکری سے وراثت میں ملی تھی، مسٹر ایس۔ او۔ بکری نہایت عاجزانہ اور منکسرانہ رویہ رکھتے تھے۔ ہر شخص کی ہر خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ بسا اوقات اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر بھی وہ ایسا کرتے چنانچہ بیرسٹر بکری اور جج بکری نے بھی اپنی ان دونوں حیثیتوں میں احمدیہ جماعت اور انسانیت کی خدمت کو اپنے پیش نظر رکھا اور کسی ایک لمحے کے لئے بھی انہوں نے اس سے گریز نہیں کیا۔

دوسری بات جس کے متعلق آپ نے جماعت کے نوجوانوں کو متوجہ کیا وہ تھی تعلیم۔ انہوں نے اپنی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ان کا شروع ہی سے ارادہ یہ تھا کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ اگرچہ وہ لینڈز ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو گئے تھے اور انہوں نے اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا لیکن ان کے دل میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ وہ ملازمت کے دوران کچھ رقم جمع کر کے اپنی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان چلے جائیں گے۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنے اس عندیہ کا اظہار نہیں کیا تھا جماعت نے از خود ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی اور جہاں تک ممکن ہو سکا ان کی مالی اور اخلاقی مدد کی۔

انہوں نے نوجوانوں کو بتایا کہ جب وہ کسی سکول سے فارغ ہوتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہی ان کی تعلیم کا اختتام ہے۔ اور اب ساری عمر انہوں نے کمانے کی چکی پیسنی ہے۔ اگر وہ پختہ ارادہ کر لیں کہ انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے اور پھر وہ سکول کی تعلیم کے بعد فوری طور پر اعلیٰ تعلیم حاصل نہ بھی کر سکیں تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد جب ان کے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے کہ تعلیم کا بوجھ برداشت کر سکیں وہ پھر ایک دفعہ تعلیم کی طرف آ جائیں گے۔ انہوں نے نائیجیریا میں بہت سے افراد کی مثالیں بھی دیں کہ کس طرح انہوں نے پڑھائی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا اور آخرکار نائیجیریا کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے وہ بیرون ملک انگلستان یا امریکہ جا کر تعلیم حاصل کر کے واپس آئے اور ان کے علم سے ان کے ملک نے فائدہ اٹھایا اور یہ بات عام طور پر دیکھی جا سکتی تھی کہ لوگوں میں تعلیم کا رجحان بڑھ رہا تھا۔ چنانچہ مجھے ایک ایسے پبلک جلسے میں شرکت کا موقعہ ملا تھا۔ جہاں کمیونٹی ہیلپ (مدد) کے ذریعے اٹھارہ افراد کو بیک وقت اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ بھیجا جا رہا تھا۔ میں نے بھی اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حاضرین کو بتایا کہ میں جب بھی یہاں کے نوجوانوں میں تعلیم کی طرف رجحان دیکھتا ہوں۔ میرے دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا کرے کہ یہ تعلیم حاصل کرنے والے اپنے ملک کی اور ساری انسانیت کی بہتر طریق پر خدمت کر سکیں۔ چنانچہ بیرسٹر بکری نے جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے نائیجیریا کے دیگر نوجوانوں کو بھی مخاطب کیا اور انہیں ملکی خدمات کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنے کے لئے کہا۔ آخر کسی ملک کا معیار اس کی تعلیم یا اس کے تعلیم یافتہ طبقے سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تو یقیناً نہ صرف ملک کو فائدہ ہو گا بلکہ ساری دنیا میں ان کا اور ان کے ملک کا نام روشن ہو گا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کی اس تقریر سے جماعت کے کئی نوجوانوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا۔ کئی ایک تو میری موجودگی میں انگلستان گئے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس آئے۔ میں اکثر اس بات پر زور دیتا تھا کہ ایسی تعلیم حاصل کی جائے جو جماعت کے لئے اور انسانیت کے لئے مفید ثابت ہو۔ چنانچہ ایک اور نوجوان ادریس اجی جولا جو لیگوس میں سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرتا تھا جب اس نے لیگوس میں اپنی تعلیم مکمل کر لی تو میں نے ادھر ادھر سے کوشش کر کے اسے انگلستان بھجوا دیا چنانچہ ۱۹۵۵ء میں جب حضرت امام جماعت (الثانی) یورپ تشریف لے گئے اور حضور نے وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریبوں کی ایک عالمی میٹنگ بلائی اور خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس میٹنگ میں شرکت کرے تو خاکسار نے ادریس اجی جولا کو حضور کی خدمت میں پیش کیا اور حضور نے اس بات پر دلی خوشی کا اظہار کیا کہ اب نائیجیریا کے نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لئے آگے آرہے ہیں چنانچہ ہمارے یہ نوجوان ادریس اجی جولا جب واپس نائیجیریا آئے تو اس وقت ایل ۔ ایل ۔ ایم کی ڈگری ان کے ہاتھوں میں تھی اور انہوں نے بھی آکر جماعت اور ملک کی خدمات میں خاصا اہم کردار ادا کیا مسٹر ادریس اجی جولا حضرت امام جماعت (الثالث) سے شرف ملاقات کے لئے پاکستان تشریف لائے اور کچھ دن یہاں قیام کر کے حضور کی ملاقاتوں کی سعادت حاصل کی ۔ حضور کے ارشاد پر خاکسار انہیں لاہور لے گیا اور لاہور کے اہم مقامات کی سیر کروائی ۔ وہ پاکستانی تمدن سے خاصے متاثر تھے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ واپس جاکر انہوں نے ہر رنگ میں پاکستان کی تعریف ہی کی ہوگی ۔ یہاں کے لوگ ۔ یہاں کے مناظر ۔ یہاں کی عمارات ۔ خاص طور پر بادشاہی مسجد لاہور اور جہانگیر کا مقبرہ ۔ ان چیزوں کو وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتے تھے ۔

تعلیم کے سلسلے میں ایک بات کہنی ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب مسٹر ادریس اجی جولا کو انگلستان تعلیم کے لئے بھیجا تھا اس وقت عرب ممالک کا ایک سفارتخانہ اس کوشش میں مصروف تھا کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان ان کے ملک میں جاکر عربی کی تعلیم حاصل کریں ۔ وہ ہر اس نوجوان کو جو وہاں جانا چاہتا تھا ایک نوٹ تھما دیتے تھے کہ تم لوگوں سے مل کر روپیہ اکٹھا کر لو تاکہ وہاں پہنچ سکو ۔ جب تم ہمارے ملک پہنچ جاؤ گے تو وہاں کے اخراجات ہم برداشت کریں گے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس سفارتخانے نے نیک نیتی سے ہی یہ بات کی ہوگی ۔ لیکن بہت سے نوجوانوں نے روپیہ اکٹھا کیا اور پھر وہ تعلیم کے لئے اس ملک میں نہ گئے گویا کہ انہیں سفارتخانے کی طرف سے جو نوٹ دیا گیا تھا ۔ اس کا انہوں نے غلط استعمال کیا اور وہ دکھا کر لوگوں سے روپیہ بٹورتے رہے اور اس روپے کو نائیجیریا میں ہی اپنی ضروریات پر خرچ کر لیا ۔ چونکہ یہ بات اس وقت نمایاں طور پر سامنے آرہی تھی ۔ مسٹر ادریس اجی جولا خود اسی ملک جانا چاہتے تھے انہیں اس بات سے روکنے کے لئے خاصی کوشش کرنی پڑی ۔ ان کا خیال بھی یہ تھا کہ وہ ادھر ادھر سے رقم اکٹھی کر کے اس ملک چلے جائیں گے ۔ اور عربی زبان سیکھ کر واپس آئیں گے اور ان سے پہلے کئی نوجوان جو عربی سیکھنے کے لئے گئے تھے وہ وہیں کے ہو رہے اور اپنے ملک کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے ۔ اس لئے بھی خاکسار نے اس بات پر زور دیا کہ اس ملک میں جانے کی بجائے آپ انگلستان جائیں اور وہاں سے ایسی تعلیم حاصل کر کے آئیں جو آپ کے بھی کام آئے اور آپ کے ملک کے بھی کام آئے ۔ چنانچہ انہیں انگلستان بھیجا گیا ۔

مسٹر وائی ۔ اے ۔ صانی کا کسی اور تصویر کے ضمن میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ انہیں حکومت کی طرف سے صحافت کی تعلیم کے لئے انگلستان کا وظیفہ دلایا گیا تھا ۔ اسی طرح ایک اور نوجوان کو جس کا نام مسلم تھا اور جو احمدیہ جماعت سے نہیں بلکہ کسی اور تنظیم سے تعلق رکھتا تھا ۔ اسے بھی ہمارے اخبار "دی ٹرتھ" کی طرف سے حکومت نے وظیفہ دیا اور انہوں نے انگلستان میں جاکر صحافت کی تعلیم حاصل کی ۔ واپس آکر وہ ایک بہت بڑے اخبار کے رکن بن گئے ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت امام جماعت (الثانی) کے ارشادات کے پیش نظر کئی نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کی احمدیہ جماعت نائیجیریا کو سعادت حاصل ہوئی اور ان سب نوجوانوں نے احمدیہ جماعت کی خدمت کرنے کو اپنا مطمح نظر سمجھا ۔ یہی حضور کا مقصد تھا بلکہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ ان کو اعلیٰ تعلیم دلواؤ تاکہ یہ تمہارے دست و بازو بن سکیں ۔ یہ نوجوان تمہارے کام آئیں گے ۔ حضور کے ارشاد نے وہاں کے نوجوانوں کی علمی حالت بدل کر رکھ دی ۔ بہت سے نوجوان اچھی خاصی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے جماعت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئے ۔

اس جلسے کے اس سیشن کے صدر بیرسٹر اے ۔ آر ۔ بکری بھی ان میں سے ایک تھے ۔ ایک اور شخص جو اس تصویر میں نمایاں ہے ان کا بھی ذکر ہو جائے ۔ وہ ہیں مسٹر ایم ۔ بی امین وہ تھے تو اخبار کے ایک عام کارکن لیکن لکھنے لکھانے کا انہیں شوق تھا ۔ چنانچہ انہوں نے پہلے اخبار " دی ٹروتھ " میں لکھنا شروع کیا اور اس کے بعد دوسرے اخبارات میں حتیٰ کہ وہاں کے ایک بہت بڑے اخبار ویسٹ افریقن پائلٹ کے کالمسٹ بن گئے اور ایک لمبے عرصے تک انہوں نے اس اخبار میں ہر موضوع پر لکھا ۔ سلسلے کے متعلق بھی ۔ سیاست کے متعلق بھی ۔ تعلیم کے متعلق بھی اور بین المملکتی ثقافت کے متعلق بھی ۔ غرضیکہ انہوں نے اپنے کالم میں بہت سی جہتوں کو اجاگر کیا ۔ ویسٹ افریقن پائلٹ نے ہمیشہ انہیں اپنے لئے ایک مفید وجود سمجھا ان کے کالم خاصے دلچسپ اور مفید ہوتے تھے اور ان کی اس صحافتی کارکردگی کی وجہ سے میرے ساتھ بھی ان کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا ۔ اگرچہ تعلق تو یہ بھی تھا کہ وہ احمدی تھے ۔ لیکن صحافت کی وجہ سے بھی ہم دونوں کی دلچسپیاں بہت حد تک ایک دوسرے کے قریب آگئیں اور ان کا تعلق مجھ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی وجہ سے وہ جماعت کے لئے ایک نہایت اچھے خدمت گار ثابت ہوئے ۔

واقعاتِ عالم

محترم شیخ عبدالقادر اپنی تصنیف سیرۃ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں ۔

آپؐ کے مخالفین کی صف میں ابوجہل کا نام ہمیشہ پیش پیش لیا جائے گا ۔ اس دشمنِ رسول کا اصل نام عمرو بن ہشام تھا ۔ یہ قریش کا سردار تھا ۔ اور اپنی حکمت اور دانائی کی وجہ سے ابوالحکم یعنی دانائی کا باپ کے نام سے مشہور تھا لیکن جب آفتاب رسالت چڑھا تو اس نے سمجھا کہ اب میری سرداری جاتی ہے ۔ مخالفت تکذیب اور ایذا رسانی پر کمر بستہ ہو گیا اور آخر جنگ بدر میں دو انصاری لڑکوں کے ہاتھ سے مارا گیا ۔ دوسرے نمبر پر ابو لہب بن عبدالمطلب تھا ۔ یہ بھی دشمنی اور عداوت میں ابوجہل سے کم نہیں تھا ۔ قرآن کریم کے آخری پارہ میں (ایک آیت) میں اسی کا ذکر ہے پھر عقبہ بن ابی معیط امیہ بن خلف ، ابی بن خلف ، نضر بن الحارث وغیرہ وغیرہ اسی صف میں شمار کئے جاتے ہیں ۔

یہ وہ لوگ تھے جو ہر وقت اسلام کو مٹانے کے درپے رہتے تھے ۔ جب انہوں نے دیکھا یہ تو مٹتے نظر نہیں آتے بلکہ روز افزوں ان کی تعداد بڑھ رہی ہے تو انہوں نے رؤسائے قریش کا ایک وفد تیار کیا جس کے ممبر ولید بن مغیرہ ، عاص بن وائل ، عتبہ بن ربیعہ ، ابوجہل بن ہشام ابو سفیان وغیرہ تھے ۔ یہ لوگ (حضرت) ابو طالب کے پاس گئے اور نہایت نرمی سے کہا آپ ہماری قوم میں معزز ہیں اس لئے ہم آپ سے درخواست کرنے آئے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس نئے دین کی اشاعت سے روک دیں ۔ یا پھر اس کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں ۔ اور ہمیں اور اس کو چھوڑ دیں کہ ہم آپس میں فیصلہ کر لیں (حضرت) ابو طالب نے بھی آگے سے نہایت نرمی کا برتاؤ کیا اور اس طرح یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا ۔

جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں پلید ، شر البریہ ہیں ، سفہاء ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور ان کے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں تو سرداران قریش ایک دفعہ پھر (حضرت) ابو طالب کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ اب معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے ۔ اس لئے اب ہم صبر نہیں کر سکتے ۔ اور اگر تم اس کی حمایت سے دست بردار نہیں ہو سکتے تو پھر ہم مجبور ہیں کہ ہم سب مل کر تیرے ساتھ مقابلہ کریں ۔ یہاں تک کہ دونوں فریقوں میں سے ایک ہلاک ہو جائے ۔ قریش کا یہ عزم دیکھ کر ابو طالب سخت گھبرا گئے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری "دشنام دہی" سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے ۔ اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں ۔ اور ساتھ ہی مجھ کو بھی تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا ۔ اور ان کو اور ان کے بزرگوں کو شر البریہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام حصب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س:۔ مستورات میں مالی قربانی کی سب سے پہلے تحریک کب اور کس نام سے ہوئی۔

ج:۔ مستورات میں پہلی مالی قربانی کی تحریک فروری ۱۹۱۴ء میں بنام "دعوت الی الخیر فنڈ" ہوئی۔

س:۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین کی اپنے جانشین کے نام مستورات میں درس القرآن جاری رکھنے کی وصیت کو حضرت فضل عمر تک کس نے پہنچایا۔

ج:۔ محترمہ سیدہ امۃ الحئی صاحبہ بنت حضرت امام جماعت الاول نے یہ وصیت پہنچائی تھی۔

س:۔ حضرت فضل عمر نے عورتوں کی تربیت کے لئے سب سے پہلے کیا قدم اٹھایا۔

ج:۔ بموجب وصیت حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب عورتوں میں درس قرآن مجید شروع فرمایا۔

س:۔ حضرت فضل عمر کی سب سے پہلی مالی تحریک میں عورتوں نے کس قدر حصہ لیا۔

ج:۔ حضرت اماں جان کے علاوہ بہت سی مستورات نے اس چندہ میں حصہ لیا۔ حضرت اماں جان نے سو روپے چندہ دیا۔ بہت سی مستورات نے اپنا زیور دیا۔

س:۔ مستورات کا پہلا جلسہ سالانہ کب ہوا اور اس میں کتنی مستورات شامل ہوئیں۔

ج:۔ مستورات کے لئے سب سے پہلا جلسہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں ہوا جس میں شامل ہونے والی مستورات کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ حضرت فضل عمر کے علاوہ علمائے سلسلہ کی تقاریر بھی ہوئیں۔

س:۔ ۱۹۱۵ء میں مستورات کا جلسہ سالانہ کس جگہ ہوا۔

ج:۔ ۱۹۱۵ء میں جلسہ سالانہ مردوں کے ساتھ ہی تعلیم الاسلام کالج کی گیلریوں میں ہوا۔ جہاں پردہ کا اہتمام تھا۔

س:۔ جماعت کے ہر فرد کے تعلیم یافتہ ہونے کے لئے مدرسہ کھولنے کی تحریک کب ہوئی اور کتنے مدارس قائم ہوئے

ج:۔ اپریل ۱۹۱۴ء میں یہ تحریک ہوئی ۱۹۱۶ء تک ۳۰ پرائمری مدرسے قائم ہوئے جن میں تین لڑکیوں کے مدرسے تھے۔

س:۔ رسالہ احمدی خاتون کب سے کب تک جاری رہا۔

ج:۔ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۶ء تک جاری رہا۔

س:۔ رسالہ احمدی خاتون کی بندش پر مستورات کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کیا انتظام ہوا۔

ج:۔ الفضل میں مستورات کے لئے بیس صفحات کا ضمیمہ شائع ہونا شروع ہوا۔

س:۔ عورتوں کے لئے پہلی مالی تحریک کب ہوئی۔ اور کتنی رقم مختص ہوئی۔

ج:۔ انگلستان میں دعوت الی اللہ کی تحریک میں پانچ صد روپیہ تک مالی قربانی مستورات کے لئے مختص ہوئی۔ مستورات نے اس میں والہانہ لبیک کہا۔ زیورات، روپیہ، پیسہ پیش کر کے ایثار کا نمونہ پیش کیا۔ جو برائے انگلستان تھی۔ یہ تحریک حضرت فضل عمر نے ۱۹۱۶ء میں کی۔

س:۔ مدرسۃ البنات کی معلمہ اوّل کون تھیں۔

ج:۔ محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب۔

س:۔ مستورات کا جلسہ سالانہ الگ کب شروع ہوا۔

ج:۔ ۱۹۱۷ء میں مستورات کا الگ جلسہ ہوا جس میں علمائے سلسلہ بھی تقاریر کرتے۔ ۱۹۲۶ء سے باقاعدہ مستورات کا تین دن الگ جلسہ سالانہ ہوتا ہے جس میں زیادہ تر مستورات ہی تقاریر کرتی ہیں۔

س:۔ انگلستان میں بیت الفضل بنانے کی تجویز کب ہوئی۔

ج:۔ بیت الفضل انگلستان کی تعمیر کے لئے ۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو حضرت فضل عمر نے تحریک فرمائی ابتدا میں مردوں اور عورتوں سب کو تحریک فرمائی بعد میں بیت الفضل عورتوں سے منسوب کر دی گئی چنانچہ مستورات نے نہایت جوش اور اخلاص سے حصہ لیا۔ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے بچوں اور وفات یافتہ رشتہ داروں کی طرف سے بھی چندہ ادا کیا۔

س:۔ نور ہسپتال میں زنانہ وارڈ کی تعمیر کا سنگ بنیاد کب اور کس نے رکھا۔

ج:۔ زنانہ وارڈ کی تعمیر کے لئے مستورات نے ۴۰۰۰ روپیہ چندہ کی اپیل پر رقم جمع ہونے پر حضرت اماں جان نے یکم اگست ۱۹۲۳ء کو زنانہ وارڈ نور ہسپتال قادیان کا سنگ بنیاد رکھا۔

س:۔ تحریک چندہ خاص میں مستورات کے ذمہ کس قدر رقم لگائی گئی۔

ج:۔ قادیان کی مستورات کے ذمہ چندہ تحریک خاص میں ایک ہزار روپیہ کی رقم لگائی گئی۔ سب سے پہلی رقم حضرت اماں جان نے ایک سو روپیہ ادا فرمائی۔ بقیہ ملک کی مستورات کے لئے دس ہزار روپے کی رقم مقرر کی گئی۔

س:۔ قیام لجنہ کے بعد لجنہ کی سب سے پہلی شاندار مالی قربانی کونسی ہے۔

ج:۔ قیام لجنہ کے بعد سب سے پہلی مالی قربانی تعمیر بیت الذکر برلن کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ تین ماہ کے اندر ادا کرنا ہے۔

س:۔ بیت الفضل لندن کی بنیاد کب اور کس نے رکھی۔

ج:۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو سیدنا حضرت فضل عمر نے سنگ بنیاد رکھا۔

س:۔ بیت الفضل لندن میں پہلا جمعہ کب اور کس نے پڑھایا۔

ج:۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو سیدنا حضرت فضل عمر نے پہلا جمعہ بیت الفضل لندن میں پڑھایا۔

س:۔ حضرت فضل عمر کی سفر انگلستان سے واپسی پر خیر مقدمی ایڈریس کس نے پڑھا۔

ج:۔ محترمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ نے یہ ایڈریس پڑھا۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ کی سب سے پہلی سیکرٹری سیدہ امۃ الحئی صاحبہ اُم خلیل احمد کی وفات کب ہوئی۔

ج:۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد کی پیدائش کے ایک ماہ بعد ۱۰ دسمبر ۱۹۲۴ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

س:۔ ۱۹۲۴ء تک قادیان کے علاوہ کتنے مقامات پر لجنہ اماء اللہ کا قیام ہو چکا تھا۔

ج:۔ تین مقامات۔ فیروز پور، نوشہرہ اور سیالکوٹ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہو چکا تھا۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

جہنم اور وقود النار رکھا۔ اور عام طور پر ان سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اگر اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا۔ ورنہ میں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے۔ اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا در پیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ موت کے ڈر سے اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا تجھے اپنی کمزوری پر تکلیف کا خیال ہے۔ تو تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا۔ اور اپنے کام میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ خدا اسے پورا کرے اور یا میں اس میں ہلاک ہو جاؤں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے۔ اور آپ کے چہرے پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر ابو طالب کے آنسو جاری ہو گئے۔ اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تو اور ہی رنگ میں ہے اور اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے۔ میں تیرا ساتھ دوں گا۔

جب اس دفعہ بھی قریش اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے سوچا ممکن ہے ابو طالب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے کوئی اور ہونہار جوان دے دیا جائے تو وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالہ کر دے۔ اس لئے وہ عمارہ بن ولید کو ابو طالب کے پاس لے گئے اور کہنے لگے کہ ہم عمارہ بن ولید کو اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اور تم جانتے ہو کہ یہ قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ہے پس تم ایسا کرو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عوض میں اس لڑکے کو لے لو اور اس سے جس طرح چاہو فائدہ اٹھاؤ اور چاہو تو اسے اپنا بیٹا بنا لو۔ ہم اس کے حقوق سے کلیتہً دست بردار ہوتے ہیں۔ اور اس کے عوض میں تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے سپرد کر دو۔ جس نے ہمارے آبائی دین میں رخنہ پیدا کر کے ہماری قوم میں ایک فتنہ کھڑا کر رکھا ہے۔ اس طرح جان کے بدلے جان کا قانون پورا ہو جائے گا۔ اور تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوطالب نے کہا یہ عجیب انصاف ہے کہ میں تمہارے لڑکے کو لے کر اپنا بیٹا بناؤں اور اسے کھلاؤں اور پلاؤں اور اپنا بیٹا تمہیں دے دوں تاکہ تم اسے قتل کر دو۔ واللہ یہ کبھی نہیں ہوگا قریش کی طرف سے مطعم بن عدی بولا پھر اے ابوطالب تمہاری قوم نے تو تم پر حجت ہر رنگ میں پوری کر دی ہے۔ اور اب تک جھگڑے سے اپنے آپ کو بچایا ہے مگر تم ان کی کوئی بات بھی مانتے نظر نہیں آتے۔ ابوطالب نے کہا کہ واللہ میرے ساتھ انصاف نہیں کیا جا رہا۔ اور مطعم میں دیکھتا ہوں تم بھی اپنی قوم کی پیٹھ ٹھونکنے پر میرے ساتھ بے وفائی کرنے پر آمادہ ہو۔ پس اگر تمہارے تیور بدلے ہوئے ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ تم نے جو کرنا ہے کرو۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۵۵ میں عبدالرحمٰن ولد احمد خان صاحب قوم کنگ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنگ چنن ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرحمٰن ولد احمد خان کنگ چنن ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد خان صدر جماعت احمدیہ کنگ چنن۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد نواز ولد احمد خان کنگ چنن ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۸۱۵۶ میں چوہدری منور احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بی/۵ بلاک نمبر ۷ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی انیس ایکڑ مالیتی تین لاکھ اسی ہزار۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰،۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منور احمد بی/۵ بلاک نمبر ۷ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد جمال وصیت نمبر ۲۴۸۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رشید احمد وصیت نمبر ۲۵۵۵۵

مسل نمبر ۲۸۱۵۷ میں مریم منور زوجہ چوہدری منور احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/B بلاک نمبر ۷ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۷۳ تولہ مالیتی ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مریم منور 5/B بلاک نمبر ۷ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد جمال وصیت نمبر ۲۴۸۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۱۵۶۔

مسل نمبر ۲۸۱۵۸ میں خدیجہ نذیر احمد بیوہ سردار نذیر احمد قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۶۳ء ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۰-۵-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- پونڈ ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خدیجہ نذیر احمد لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سردار رفیق احمد وصیت نمبر ۱۶۸۶۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد احمد ہاشمی وصیت نمبر ۲۵۱۵۰۔

مسل نمبر ۲۸۱۵۹ میں مقصود احمد منیب ولد جان محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ علم دین حسن رند ضلع تھرپارکر حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۶-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مقصود احمد منیب طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد وڑائچ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۹ بستی ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد شریف وصیت نمبر ۴۷۲۶

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

متعلق ایک پولیس مین نے یہ بھی کہا ہے کہ جب وہ واپس وطن آئیں گے تو ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ دائیں بازو کے پارلیمانی ممبروں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ ان دونوں کو الجیریا ہی میں رہنے دیا جائے واپس اسرائیل آنے کی اجازت نہ دی جائے اگر واپس آنے دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ امن کانفرنس کے متعلق فیصلے پی۔ ایل۔ او سے کروائے جاتے ہیں۔ جبکہ بایاں بازو اور وسطی ونگ کے سیاست دانوں نے حسینی اور اشراوی کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اگر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی گئی۔ تو اسرائیل کے عالمی برادری سے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔

جس دوست کو کوئی گری پڑی چیز ملے وہ محترم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔ اسی طرح جس صاحب کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ بھی محترم صدر عمومی صاحب ربوہ کے دفتر سے پتہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا سے دُکھ کو دُور کرنا آپ کا نصب العین ہونا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"دُنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دوسروں کو دکھ دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرے اور قوم کو ایسی ذہنیت سے محفوظ رکھے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو غیر کو بھی سُکھ پہنچانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اپنا ہے یا بیگانہ بلکہ ہر ایک کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لئے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کے لئے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے۔ دنیا سے دکھ کو دور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر وہ دنیا میں دکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالےٰ کی رحمت اور اس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ تیسری بات ہمیں ان آیات سے معلوم ہوتی ہے کہ قرآن عظیم ایک عظیم شریعت ہے۔ اس نے مخلوق کے حقوق قائم کئے اور اصلاح کے سامان پیدا کئے۔ اسی لئے فرمایا... تو اصلاح کے سامان خود قرآن کریم نے پیدا کئے ہیں گویا ہر انسان کے حقوق کی یعنی ہر مخلوق کے حقوق کی تعیین قرآن عظیم میں پائی جاتی ہے

بقیہ: صدا سے آگے

منہ زیادہ ہو جائیں گے اور اگانے والے کھیت کم ہو جائیں گے۔ یہ ایک فلسفہ ہے جو آجکل کی مادی دنیا میں چل رہا ہے تو عموماً اس آیت کا اسی مضمون پر اطلاق ہوتا ہے مگر مجھے یہ خیال آیا اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ مضمون بھی درست ہے۔ اسی آیت سے نکلتا ہے کہ اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں۔ تمہاری مجموعی دولت میں کمی آجائے تو یاد رکھو کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہو گے۔ پس میں خوب کھول کر جماعت کو یہ باتیں سمجھاتا ہوں کہ حقیقت میں جماعت کو ان معنوں میں ضرورت نہیں ہے کہ اب فلاں چندہ نہ آیا تو یہ ضرورت پوری نہیں ہو گی۔ مگر جماعت کو اس پہلو سے یاد دہانی کی شدید ضرورت ہے کہ ہمیشہ جماعت میں ایک ایسا طبقہ ہو گا جسے قربانی کا فلسفہ سمجھ نہیں آتا یا قربانی کرتا ہے تو اس میں لذت محسوس نہیں کرتا اور نہیں جانتا کہ مالی قربانی کے بغیر اسے کتنے خطرات ہیں۔ کیسے کیسے نقصان پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے دین، اس کے اعمال کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے طبقے کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بار بار نصیحت کی جائے اور یاد دہانی کرائی جائے جماعت کی مجموعی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے اور جماعت کی انفرادی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے۔ لیکن مالی قربانی کو دوام اس طرح بخشنا ضروری ہے کہ اس کے لطیف پہلوؤں پر نظر رہے اور مالی قربانی کے نتیجے میں انسان زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ یہ تجارت تو ہے مگر اور قسم کی تجارت ہے۔ یہ ایسی تجارت ہے جیسے میں نے بیان کیا کہ تحفہ پیش کرتے وقت بھی انسان کچھ حاصل کرتا ہے۔ سوئے ہوئے بچے کو تو ماں بھی کچھ نہیں دیتی... یہی چاہیے گی کہ بچہ دیکھ رہا ہو کہ میں اسے کیا دے رہی ہوں تو پھر دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دینا تو ہے ہی۔ میں اس سے فائدہ کیوں نہ اٹھاؤں۔ اس سے پیار کے جذبات کیوں نہ لے لوں۔ پس مالی قربانی کی روح یہ ہونی چاہیئے اور یہ ہے اس کا لطیف پہلو جس پر ہمیشہ جماعت کی نظر رہنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء)

مُلکی خبریں

○ صوبہ سرحد کے سابق گورنر سابق نگران وزیر اعلیٰ حال رکن صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد اور سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے قریبی ساتھی ریٹائرڈ جنرل فضل حق کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ وہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے بعد اپنے گھر جا رہے تھے کہ ان کی پیجارو گاڑی پر ایک اور گاڑی سے کلاشنکوفوں کے کئی برسٹ برسائے گئے وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے جبکہ ان کا ڈرائیور اور باڈی گارڈ شدید زخمی ہوئے۔ صدر اور وزیر اعظم سمیت متعدد اہم شخصیات نے ان کی وفات پر صدمے کا اظہار کیا۔ جمعہ کے روز ان کو فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ صدر اور وزیر اعظم نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

○ جنرل فضل حق کے قتل کی ایف آئی آر جس میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ اور پشاور میں متعین ایرانی قونصل جنرل پر قتل کی سازش کا الزام لگایا گیا ہے۔ سیل کر دی گئی ہے۔ دریں اثناء پشاور کے تمام امام باڑوں پر پولیس کے خصوصی دستے متعین کر دیئے گئے ہیں۔

○ پاکستان میں ایران کے سفیر جواد منصوری نے کہا ہے کہ ایران نے کبھی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کی اس لئے جنرل فضل حق کے قتل کی ذمہ داری ہم پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں کی فائرنگ سے ۱۵ نہتے شہری شہید ہو گئے۔ وادی کے مختلف علاقوں سے حریت پسندوں کی بھارتی تابعی فوج سے جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○ یوگوسلاویہ جو چند ماہ سے خانہ جنگی کی زد میں ہے وہاں کے متحارب سیاسی لیڈروں نے ایک سیاسی تصفیے پر اتفاق کرتے ہوئے جنگ بندی کا ایک بار پھر معاہدہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل کئی بار جنگ بندی کے معاہدے ہو چکے ہیں جو نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئے۔

○ یوگوسلاویہ کے علاقے سربیا کے اراکین نے جنگی کروشیا کے ساتھ جنگ جاری ہے یکطرفہ طور پر پریذیڈنسی کے اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ وفاقی حکومت نے سربیا کے اراکین کے اس فیصلے کو ملک سے بغاوت کے مترادف قرار دیا ہے۔

○ روس کی جمہوریہ یوکرائن میں موجود روسی فوج کا ایک دستہ اپنے کرنل کی سربراہی میں جمہوریہ یوکرائن کی فوج میں شامل ہو گیا ہے۔ اس کرنل نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ روسی فوج کے افسران میرے اس فیصلے سے خوش نہیں ہوں گے تاہم انہوں نے ابھی تک مجھے برطرف نہیں کیا۔ یوکرائن کی حکومت نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ باقی سوویت فوجی اس اقدام کی تائید کریں گے۔

○ روسی ریاست جارجیا میں صدر کے مخالفوں کے مظاہرے جاری ہیں۔

○ جرمنی نے امریکہ کے تخفیف اسلحہ کے یکطرفہ اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے یورپ کے امن کے لئے نیک فال قرار دیا ہے۔ جرمن وزیر خارجہ مسٹر گنیشر نے صدر بش سے ملاقات کے دوران کہا کہ امریکہ کی مدد اور حوصلہ افزائی کے بغیر مغربی اور مشرقی جرمنی کا اتحاد ممکن نہیں تھا۔

کار برائے فروخت
واکس ویگن۔ بہت اچھی حالت میں ماڈل ۱۹۶۳ برائے فروخت ہے
رابطہ:- ملک پراپرٹی گولبازار ربوہ

خوشخبری
احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔
گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۳۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۴۳۱ ، ربوہ فون ۰۶-۹۰ - ۲۵۱۲۴
لاہور۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالر والہ۔ ملتان۔ کراچی